سامنے گاڑی کے رُخ اور رفتار کو درست کر سکتے ہیں۔

یہ کام محمد صلاح الدین صاحب نے ایران اور عالم اسلام کی سچی خیر خواہی سے انجام دیا ہے۔ اور انقلاب ایران اور اُس کی کامیابیوں کو پوری طرح سراہا ہے، مگر ساتھ ساتھ ان مشکلات اور پیچیدگیوں کا حساب بھی مرتب کر دیا ہے جو انقلاب کے سامنے موجود ہیں۔ محمد صلاح الدین صاحب کا اصل جذبہ یہ ہے کہ بروقت ان مشکلات اور پیچیدگیوں کو حل کرنے کی فکر کی جائے۔ وہ ان چیزوں کو بیان کر کے خوش نہیں ہیں جیسے کوئی مخالف خوش ہو سکتا ہے۔ وہ تو اس طرح بات کر رہے ہیں جیسے ایک بھائی دوسرے بھائی سے اس کی بھلائی کے لیے بات کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انقلاب ایران کی سچی اور مکمل کامیابی کے ہم سب خواہاں ہیں، کیونکہ خدانخواستہ اگر ذرا سی ناخوشگوار بات بھی کبھی سامنے آئے تو وہ ہم سب پر اثر انداز ہوتی ہے، یعنی پورے عالم اسلام پر۔

میری خواہش ہے کہ نہ صرف پاکستان کے مختلف الخیال قارئین اور ایران کے پاسدارانِ انقلاب اور شہری بلکہ سربراہانِ انقلاب اس تجزیے کا مطالعہ محبت سے کریں اور اُن ممکنہ خطرات کے سدِباب کی فکر کی جانی چاہیے جن کا احساس مؤلف نے کیا ہے۔

سرسید کی کہانی اُن کی اپنی زبانی راوی الطاف حسین حالی۔ مؤلف: ضیاء الدین لاہوری۔ ناشر: ادارۂ تصنیف و تحقیق پاکستان۔ کراچی۔ کتاب ملنے کے چار پتوں میں سے ایک: مکتبۂ رشیدیہ لمیٹڈ۔ ۳۲ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ مجلد ۱۰۹ صفحات۔ قیمت ۱۵/- روپے

اس مختصر کتاب میں سرسید کی شخصیت، اُن کے دینی افکار، ان کی تعلیمی جدوجہد اور انگریزی حکومت کے متعلق اُن کے نقطۂ نظر کی ایک جھلک سامنے آجاتی ہے۔ زیادہ تر مواد مولانا الطاف حسین حالی کی حیاتِ جاوید سے اخذ کردہ ہے۔ ترتیب نئی ہے اور مؤلف نے خود کچھ بحثیں اُٹھائی ہیں۔ میرے دیرینہ نقطۂ نظر کے مطابق سرسید ہماری قوم کے دَورِ شکست کے ذہنی قائد ہیں۔ انہوں نے شکست کی حقیقت کے اعتراف کو نقطۂ آغاز بنایا۔ دَورِ شکست کی قیادت کے لحاظ سے ہم انہیں زیادہ سے زیادہ الاؤنس دینا چاہتے ہیں۔ مگر دو باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے بعد کے